ملک کا با اثر طبقہ شریعت کے احکام سے بے خبر ہے۔ بلا سود بنکاری کا نظام مسلمانوں کے اجتماعی وجود کی ضمانت ہے۔ بلکہ جس طرح یورپ نے اپنا ایک سکہ یورو رائج کیا ہے، ہمیں بھی مہاتیر محمد کی یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ مسلمان اپنی اجتماعی اقتصادیات کے لیے سونے کے سکے کو اپنے معاشی نظام میں رائج کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے آئین ساز اداروں نے چھ دفعہ سود کے خاتمہ کا اعلان کیا مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ سود سے پاک بنکاری نظام پاکستان کے مسلمانوں کی آرزو ہے۔ آج بنکوں کی معاشی پالیسیوں اور جدید بین الاقوامی تجارت کے ذریعے مسلمانوں کو غلامی کے شکنجے میں جکڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے علما سے کہا کہ وہ آگے آئیں اور خانقاہوں سے نکل کر اپنا اجتماعی کردار ادا کریں۔ انہوں نے مولانا سید نصیب علی شاہ کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ رائے عامہ بیدار کرنے کے لیے اس جیسے مزید فقہی سیمینار ہونے چاہییں۔

کانفرنس کی اختتامی نشست میں ڈاکٹر قبلہ ایاز نے قراردادیں پڑھ کر سنائیں جن میں کہا گیا کہ پاکستان میں بلا سود کام کرنے والوں سے تعاون کیا جائے اور پوری دنیا میں جاری تحریکوں کو دہشت گرد اور بنیاد پرست کہہ کر بدنام کرنے سے گریز کیا جائے۔ فقہی سیمینار کا اختتام مولانا مفتی نظام الدین شامزئی کی دعا پر ہوا۔

الشریعہ اکادمی میں ماہانہ فکری نشست

۱۰/ اپریل ۲۰۰۲ء کو الشریعہ اکادمی کنگنی والا گوجرانوالہ میں 'دینی مدارس میں عربی زبان کی تدریس کا منہج' کے موضوع پر ایک علمی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں عربی زبان کے معروف ماہر تعلیم مولانا محمد بشیر سیالکوٹی نے اساتذہ وطلبہ سے خطاب کیا۔ مولانا نے اپنی گفتگو میں کہا کہ دنیا کی کسی بھی زبان کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے اس کو بولنے، سننے، پڑھنے اور لکھنے کی چار مہارتوں کا حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ دینی مدارس میں عربی کی تعلیم اس حوالے سے بالکل ناقص ہے کیونکہ اس میں بولنے، سننے اور لکھنے کی تو سرے سے مشق ہی نہیں ہوتی جبکہ پڑھنے کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اس کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ دینی مدارس میں عربی زبان کے قواعد اور لسانیات کے دقیق نکات از بر کرانے پر تو بہت توجہ دی جاتی ہے لیکن ان قواعد کے عملی استعمال اور اجرا کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح اس نصاب میں عربی پڑھنے کے لیے جس مواد کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ دور قدیم کا اعلیٰ عربی ادب ہے جبکہ جدید نظم ونثر اور محاورات سے روشناس کرانے کے لیے کوئی کتاب شامل نصاب نہیں۔ مولانا نے مختلف عملی مثالوں سے اس نکتے کو واضح کیا کہ مواد کی تسہیل، مناسب درجہ بندی، زبان کے عملی استعمال اور جدید لسانی ذخیرہ کے حوالے سے عربی زبان کا موجودہ نصاب اور طریق تعلیم بالکل فرسودہ ہے اور اس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے تجویز پیش کی کہ الشریعہ اکادمی میں عربی زبان کے اساتذہ کے لیے تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے اور اس میں تعلیم اللغۃ کے جدید اسالیب کے ماہرین سے استفادہ کیا جائے۔